



سوال

(687) ایک گم نام خط

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے کسی گم نام شخص کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے، جسے میں نے اپنے اس خط کے ساتھ منسلک کر دیا ہے اور جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے کہ اس خط کے شروع میں کتاب اللہ کی چار آیات لکھی ہوئی ہیں اور اس کے بعد اس خط کے ارسال کرنے والے نے اس شخص کے لیے بہت سے فوائد لکھے ہیں، جو ان آیات کو طبع کر کے چار دن کے اندر اندر بہت سے لوگوں تک پہنچائے اور اس سلسلہ میں اس نے بہت سی مثالیں بھی بیان کی ہیں کہ جن لوگوں نے اس کے مطابق عمل کیا تو انہیں کیا کیا فوائد اور خیر و برکات حاصل ہوئے اور جن لوگوں نے اسے کوئی اہمیت نہ دی تو انہیں کیا کیا نقصانات اٹھانا پڑے!

جناب! مجھے معلوم ہے کہ قرآن مجید کی حفاظت اور تمام حالات میں اس کے مطابق عمل کرنا واجب ہے لیکن مجھے تردد اس طریقے کے بارے میں ہے، جسے اس خط کے ارسال کرنے والے نے بیان کیا ہے کہ اگر اسے تقسیم کیا جائے تو اس خیر عظیم حاصل ہوگی اور اگر ایسا نہ کیا جائے تو بہت بڑے نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا مجھے معلوم ہے کہ خیر و شر صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور انسان کو صرف وہی حاصل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسکے لیے لکھ رکھا ہو۔ مجھے یاد ہے کہ کئی سال پہلے بھی کچھ لوگوں نے اس طرح کے ایک رسالہ کو مشہور کیا تھا اور لکھا تھا کہ یہ مسجد نبوی کے ایک دربان شیخ احمد کی طرف سے ہے اور آپ نے اخبارات و رسائل میں اس کی حقیقت بیان کرتے ہوئے اسکے بارے میں شرعی حکم واضح فرمایا تھا، اسی لیے یہ خط بھی آپ ہی کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں، امید ہے کہ آپ اس کے بارے میں راہنمائی فرما کر شکر یہ کا موقع بخشیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید کی کچھ آیات کی قراءت یا تلاوت پر اجر و ثواب یا ایسا نہ کرنے کی وجہ سے جلد یا بدیر عذاب کا تعین ان امور میں سے ہے، جن کا علم اللہ تعالیٰ ہی کی ذات گرامی کے ساتھ ہے کیونکہ یہ ان غیبی امور میں سے ہے، جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے، لہذا اس کے بارے میں گفتگو کرنا کسی کے لیے جائز نہیں ہے الا یہ کہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو وحی کے ذریعہ مطلع فرما دیا ہو اور سوال میں مذکور آیات کے بارے میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی دلیل نہیں جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ بطور خاص ان آیات کے لکھنے، انہیں دوسروں کی طرف لکھ کر ارسال کرنے اور لوگوں میں انہیں پھیلانے کی وجہ سے آخرت میں یہ اجر و ثواب ملے گا اور میں وہ حفاظت میں رہے گا اسے دولت ملے گی یا اس کے آسان ہو جائیں یا اس کی مشکلات دور ہو جائیں گی۔ اسی طرح کتاب و سنت کی کسی دلیل سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہے کہ ایسا نہ کرنے والے کو کوئی حادثہ پیش آئے گا یا وہ کسی آفت و مصیبت میں مبتلا ہو جائے گا، لہذا جو شخص ان آیات کو لکھ کر ایک مدت مقررہ کے اندر اندر ارسال کرنے کی وجہ سے کسی متعین جزا کی بات کرتا ہے تو وہ یہ بات محض اٹکل سے کرتا ہے اور وہ بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کی طرف ایک بات منسوب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس سے منع فرما دیا ہے:

